محبّت کی زباں ہوجا!

رضی محمد ولی ○

محبت کا جذبہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کی فطرت میں ودیعت کردیا ہے۔ اگر ماں اور باپ میں یہ محبت نہ ہوتی تو آپ اور مَیں، شاید اس دنیا میں آج اس جگہ نہ ہوتے جہاں ہیں۔ اس طرح بھائی بہن کے رشتے کو دیکھیں، قریبی رشتے داروں کی محبت اور استاد کی شاگرد سے شفقت دیکھیے تو محسوس ہوگا کہ محبت کے بغیر تو یہ دنیا ہی ادھوری ہے۔ جن معاشروں میں یہ رشتے ناطے مفقود ہوتے جارہے ہیں وہاں نہ چھوٹے کو بڑے کی خبر اور نہ بڑے کو چھوٹے کی فکر۔ زندگی ہے کہ بس حیوانوں کی طرح گزر رہی ہے۔

شاید اسی لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے محبت واحترام کو لازم قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ صبر، تحمل، رواداری، ہمدردی، رحم دلی، ایثار، خیرخواہی، حلم، بردباری اور بے شمار خوبیاں ایسی ہیں، جن کے سوتے 'سرچشمۂ محبت' ہی سے پھوٹتے ہیں۔ اگر باہمی محبت کا جذبہ ختم ہوکر نفسانیت کی گدلاہٹ چشمۂ دل میں پیدا ہوجائے تو پھر مذکورہ بالا خوبیوں کے بجائے کبر، حسرت، نفرت، انتقام، تصادم، اشتعال، غیبت، تشدد، جتھے بندیاں، سازشیں اور اس طرح کے دوسرے رذائل انسان کی زندگی پر چھا جاتے ہیں۔ سورۃ الحجرات میں ارشاد ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (الحجرات۴۹:۱۰) ''ایمان والے تو آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔

ہادیٔ برحق رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کا ایک تقاضا یہ بتایا کہ ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بن سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی (یعنی) مسلمان کے لیے

○ ریاض، سعودی عرب

وہی نہ چاہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے‘‘ (بخاری)، یعنی:

__ تم اپنے ساتھ کیسا برتاؤ چاہتے ہو؟

__ تم دوسروں کی طرف سے کس لہجے میں بات سننا پسند کرتے ہو؟

__ کیا تم کِبر اور تحقیر کو دوسروں کی طرف سے اچھا سمجھتے ہو؟

__ کیا تمھیں یہ اچھا لگتا ہے کہ بات بات پر لوگ تمھیں مجرم ٹھیرائیں؟

__ کیا تمھیں دھمکیاں دی جائیں تو تم خوش ہوتے ہو؟

__ کیا تمھارے کسی فعل کے بارے میں تجسس کیا جائے؟

__ کیا تمھاری غیر موجودگی میں تمھاری برائی، یعنی غیبت کی جائے؟

__ کیا تم پر ایسا عیب لگایا جائے جو تم میں نہیں؟

پس، جو جواب تم ان سوالوں سے اپنے لیے چاہتے ہو، وہی اپنے ہر بھائی بہن کے لیے چاہو۔ محبت ہوتو آدمی اپنے اقربا اور رفقا کی خوبیوں اور ان کے فضائل کی قدر کرتا ہے، ان کی کمزوریوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور اگر کسی کمزوری کی اصلاح مطلوب ہوتو ایسے خیرخواہانہ انداز سے بات چیت کرتا ہے کہ اختلافات کے پہاڑ، رُوئی کے گالوں کی طرح اُڑ جاتے ہیں۔ محبت دوسروں کے دلوں کو نرم رکھتی ہے اور بند دروازے کھول دیتی ہے۔ کسی کو بھائی کہہ کر بلانا، پاس بٹھانا، خود اس کے پاس چل کر جانا، اس کے شکوک وشبہات دُور کرنا، اس سے شکایت ہوتو خوب صورت طریقے سے بیان کرنا، یہ سب کچھ بہترین نتائج کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ محبت ہوتی ہے تو آدمی دوسرے بھائی کو معاف کرنے کے لیے بآسانی رضامند ہوجاتا ہے اور محبت ہی یہ ترغیب بھی دلاتی ہے کہ ایک شخص خود آگے بڑھ کر دوسرے سے اپنی کسی غلطی کی معافی مانگے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ کن کاموں سے محبتوں کو ایک دوسرے میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

● **عزّت و آبرو**: انسان کے نزدیک عزت وآبرو ہر چیز سے بڑھ کر قیمتی ہوتی ہے۔ جہاں یہ منع کیا گیا ہے کہ ایک بھائی کی عزت وآبرو سے نہ کھیلا جائے وہیں اس بات کی بھی تاکید کردی گئی ہے کہ اگر ایک مسلمان کو برا بھلا کہا جارہا ہوتو وہ اس کی عزت کا تحفظ کرے اور اس طرح تحفظ کرے جیسے اپنی عزّت کا کرتا ہے۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ’’جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی بے عزّتی یعنی اس کی غیبت کرنے سے روکے اور اس کا دفاع کرے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے یا اس سے دوزخ کی آگ کو دُور کردے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی، آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الروم ۳۰: ۴۷) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنین کی مدد کرنا ہم پر واجب ہے‘‘۔(مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے کسی مومن کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دُور کردی، اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی مشکلات میں سے ایک مشکل دور کردے گا۔ جس نے کسی تنگ دست آدمی کو سہولت بخشی، اللہ اس کو دنیا و آخرت میں سہولت بخشے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا‘‘۔(مسلم)

● **دُکھ درد میں شرکت:** اپنے بھائی کی مدد، حاجت روائی اور حسنِ سلوک کی اصل بنیاد یہ ہے کہ ایک کا دکھ درد دوسرا بھی اسی طرح محسوس کرے۔ ایک شخص جو تکلیف محسوس کرے، اس کا مسلمان بھائی بھی اسی طرح اس تکلیف کو محسوس کرے۔ ورنہ کیفیت تو یہ ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے راوی محمد بن عبداللہؓ بن نمیر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن بندوں کی مثال ان کی آپس میں محبت اور اتحاد اور شفقت میں جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کے سارے جسم کو نیند نہیں آتی اور بخار چڑھ جانے میں اس کا سارا جسم شریک ہوجاتا ہے‘‘۔(مسلم)

● **احتساب و نصیحت:** ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں کہیں بھائی کے معاملات میں بگاڑ دیکھے، اسے نصیحت کے ذریعے صحیح کرنے کی کوشش کرے۔ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ دنیا کا احتساب، آخرت کے احتساب سے بہتر ہے۔ چنانچہ اصلاح کرنے والے کا ممنون ہونا چاہیے کہ اس نے آخرت کی پکڑ سے بچا لیا۔ احتساب و نصیحت دل سوزی، اخلاص اور محبت سے ہو تو یہ اُلفت و لگاؤ کو بڑھاتے ہیں اور باہم تعلقات میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔

نبی کریمؐ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، جو اس سے اس چیز برائی اور عیب کو دُور کرتا ہے جس میں اس کے لیے نقصان

اور ہلاکت ہے اور اس کی عدم موجودگی میں بھی اس کے حقوق و مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔(ترمذی)

● **ملاقات:** آج ہم ایک ایسے مصنوعی دَور سے گزر رہے ہیں جس میں قریب والے بھی دُور ہو گئے ہیں۔ہم ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی ہزاروں میل دُور ہوتے ہیں۔ یہ دَور ہے ٹکنالوجی کا، یہ دور ہے سوشل میڈیا کا۔جس کی وجہ سے گھر میں بیٹھے ہوئے بھی ہم واٹس ایپ، فیس بک، ٹیوٹر اور نہ جانے کن کن سائٹس پر اپنا وقت صرف کر رہے ہوتے ہیں یا اکثر اوقات برباد کر رہے ہوتے ہیں اور برابر بیٹھے بھائی بہن، ماں باپ، بیوی بچوں سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔ جب گھر میں ہماری یہ کیفیت ہو تو باہر کے لوگوں سے ملنا ایک سوالیہ نشان نظر آتا ہے۔

ایسے میں بالمشافہ ملاقات محبت بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔محبت کا اوّلین تقاضا ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ ملے، اس کے پاس بیٹھے۔ یہ دلوں کو قریب لانے کے لیے مؤثر ترین چیز ہے۔حضرت ابوبکرصدیقؓ کی ملاقاتیں ہی تھیں جنھوں نے حضرت عثمانؓ ابن عفان، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت زبیرؓ بن عوام اور ان جیسے بہت سے صحابہ کرامؓ کو دائرۂ اسلام میں داخل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کو دیکھنے اور ملاقات کی غرض سے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے پیچھے ۷۰ ہزار فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ صرف تیرے لیے جڑا ہے تُو اسے جوڑ دے۔اگر تم سے ممکن ہو تو اپنے جسم سے یہ (ملاقات کا) کام ضرور لو''۔(مشکوٰۃ)

ایک صاحب نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے کہا کہ ''میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں''۔انھوں نے اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سنائی کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہے، جو میرے لیے باہم مل کر بیٹھتے ہیں، میرے لیے ایک دوسرے سے ملنے کو جاتے ہیں، اور میرے لیے ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں''۔

ملاقات سے نہ صرف تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کا اجر بھی بڑا عظیم ہے۔آیئے عہد کریں کہ محبتوں کو فروغ دینے اور اس کے صلے میں اللہ کی محبت اپنے لیے واجب کرنے کے لیے ہم ایک دوسرے سے ملاقات کو اپنا شعار بنائیں گے۔

● **عیادت:** ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا یہ حق ہے کہ اگر وہ بیمار ہوجائے تو وہ اس کی عیادت کو جائے۔ ایک بیمار اپنی جسمانی اور نفسیاتی کیفیات کے باعث دوسروں کی ہمدردی اور خدمت کا محتاج ہوتا ہے۔ ایسے موقعے پر دوسرا بھائی اس کے کام آئے، تو یہ ہمدردی اور خدمت دل پر گہرا اثر چھوڑتی ہے اور باہمی تعلقات میں استحکام کا باعث بنتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت صبح کو کرتا ہے تو ۷۰ ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ شام ہوجائے۔ اور شام کو عیادت کرتا ہے تو ۷۰ ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہوجائے۔ عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں میووں کے باغات ہیں''۔(ترمذی)

معروف حدیثِ قدسی کا حصّہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا، اے ابن آدم میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا، حالانکہ تُو تو رب العالمین ہے؟ اللہ فرمائے گا: کیا تُو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تُو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تُو مجھے اس کے پاس پاتا۔(مسلم)

اللہ سے دُعا کریں کہ اللہ توفیق و ہمت عطا فرمائے کہ محبتوں کو فروغ دینے کے لیے جہاں کسی بیمار کی اطلاع ملے اُس کی عیادت کریں گے تاکہ اپنے ربّ سے وہاں شرفِ ملاقات حاصل کرسکیں۔

● **اظہارِ جذبات:** دل میں محبت کے جذبات ہوں تو وہ اظہار کے متقاضی ہوتے ہیں ورنہ ہمارے کسی بھائی کو کیا خبر کہ ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ محبت کے اظہار سے جذبات میں تازگی رہتی ہے، تعلقات میں حرارت رہتی ہے اور باہم تعلقات مستحکم سے مستحکم تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ محبت کو مخفی نہ رکھا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو خبر کردے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے''۔(مشکوٰۃ)

ویسے بھی محبت چمکتے سورج کی طرح ہے کہ اگر اس میں تصنع اور بناوٹ کی آمیزش نہ ہو اور اخلاص کا رنگ ہو تو افعال و کردار سے جھلکتی نظر آتی ہے۔

● **شخصی اور ذاتی اُمور میں دل چسپی:** ہمیں کسی سے محبت ہوتو یہ ہونہیں سکتا کہ ہم اسے خوش دیکھیں اور اپنے اندر خوشی محسوس نہ کریں۔ اُسے غمزدہ دیکھیں تو اُس کی چبھن اپنے اندر نہ پائیں۔ یعنی یہ محبت کا لازمی جُز ہے کہ جس سے محبت ہو اُس کے شخصی اور ذاتی اُمور میں ہم دل چسپی لیں۔ پُرخلوص محبت کا یہ تقاضا ہے کہ آدمی اپنے بھائی کے شخصی اور ذاتی اُمور میں اتنی ہی دل چسپی لے جتنی اپنے کاموں میں لیتا ہے۔ جہاں بھائی کو مدد کی ضرورت ہو، وہاں بڑھ کر اس کی مدد کرے، جہاں اس کے ساتھ کھڑا ہونے کی ضرورت ہو، اس کے ساتھ کھڑا ہو۔ دُکھ سُکھ کا ساتھی ہو۔ جب بھی اُس محبوب کو کوئی خوشی یا غمی ہو تو سب سے پہلا نام اُس کے ذہن میں آپ ہی کا آئے۔ اسی طرح وقتاً فوقتاً تحفے تحائف بھی دیتے رہنا چاہیے۔ اس سے بھی تعلقات مستحکم ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو تحفے بھیجا کرو۔ اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی دور ہوجائے گی''۔(بخاری)

اخوت اور محبت، ایمان کی لازمی شرط ہے۔ جس کے سامنے اس کے دین کا نصب العین جتنا واضح ہوگا، اسے اپنے بھائی سے تعلقات اتنے ہی عزیز ہوں گے۔ جب ایک کا دکھ درد دوسرے کا دکھ درد اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی بن جائے تو ایسے تعلقات وہ تعلقات کہلائیں گے جو تحریک کو زندگی اور حرارت بخشتے ہیں اور تحریک کی کامیابی کا ضامن ہوتے ہیں۔

● **عفو و درگزر:** جب دو آدمیوں کا تعلق استوار ہوتا ہے تو یہ فطری امر ہے کہ ان میں کچھ ایسی باتیں رُونما ہوں جو ناگواری، تلخی اور تکلیف و اذیت کا باعث ہوں۔ تعلقات کی مضبوطی اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم دل میں اپنے بھائی کے لیے وسعت رکھیں۔ اپنے غصے کو قابو میں رکھیں۔ اس کی جانب سے غلطی ہوجانے کی صورت میں باوجود قدرتِ انتقام کے انتقام نہ لیں۔ قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جارہا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴿۱۹۹﴾ (اعراف ۷:۱۹۹)، اے نبیؐ! عفو و درگزر کا طریقہ اختیار کرو، نیکی کی تلقین کیے جاؤ، اور جاہلوں سے نہ الجھو۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ مسلمان جو لوگوں میں ملا جلا رہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرے، اس مسلمان سے بہتر ہے جو ملنا جلنا چھوڑ دے اور

ایذاؤں پر صبر نہ کرے‘‘(ترمذی)۔ ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: ’’جس بندہ پر ظلم کیا جائے اور وہ صرف اللہ کی رضا کے لیے خاموش رہے، تو اللہ ایسے بندے کی زبردست مدد فرماتا ہے‘‘۔

جو دنیا میں اپنے بھائیوں کی خطائیں معاف کریں گے، اللہ آخرت میں اجرعطا فرمائے گا:

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀ (النور ۲۴: ۲۲) اور چاہیے کہ وہ عفو و درگزر سے کام لیں۔ کیا تم اسے پسند نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل تمھیں بخش دے؟ اور اللہ تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

● **دُعا:** بھائی کے حق میں دعا بہت سارے حقوق اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے۔ اپنے بھائی کے لیے اللہ عزوجل سے رحمت و مغفرت طلب کیجیے۔ اصلاح احوال اور بھلائی کی دعا کیجیے۔ دعا غائبانہ بھی کیجیے اور بھائی کے سامنے بھی۔ جب وہ یہ دیکھے گا کہ میرا یہ بھائی میرے لیے عملی طور پر بھی بھلائی کی کوشش کرتا ہے اور اللہ کے حضور میری حاجات کے لیے بھی ہاتھ پھیلاتا ہے، میرے دکھ درد پر تڑپ کر میری مشکلوں کی آسانی کے لیے ربّ کے حضور درخواست کرتا ہے اور میرے لیے رب کی بخشش اور عطا کا طلب گار رہتا ہے، تو وہ بھی یہی جذبات آپ کے لیے رکھے گا اور آپ کی بھلائی کا حریص ہوجائے گا۔ اس طرح تعلقات کو وہ لازوال استحکام میسر آئے گا جو زندگی کی آخری سانس تک قائم رہے گا۔ ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا ، اے اللہ ہمارے دلوں کو جوڑے رکھ اور ہمارے تعلقات کی اصلاح فرمادے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؀ (انفال ۸: ۶۳) وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دل ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیے۔ تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کرڈالتے تو ان لوگوں کے دل نہ جوڑ سکتے تھے۔ مگر وہ اللہ ہے جس نے ان لوگوں کے دل جوڑے، یقیناً وہ بڑا زبردست اور دانا ہے۔